بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دار الافتاء الحکمہ

(آن لائن دار الافتاء — استفتاء و شرعی رہنمائی)

ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

حفظہ اللہ — مفتی و نگرانِ دار الافتاء

فتویٰ نمبر: آرکائیو069 تاریخ: ۵نومبر ۲۰۲۶ء

سوال

انٹرنیٹ پر فاریکس (کرنسیوں کی آن لائن تجارت) کا کیا حکم ہے؟ خصوصاً لیوریج/مارجن کے ساتھ تجارت، رات بھر پوزیشن کھلی رکھنے کی فیس، اور فیوچرز کنٹریکٹس کے بارے میں شرعی رہنمائی فرمائیں۔

الجواب

الجواب وباللہ التوفیق:

۱۔ بنیادی اصول — بیع صرف میں قبضہ شرط ہے:

کرنسیوں کی خرید و فروخت (صرف) اپنی اصل میں جائز تجارت ہے، بشرطیکہ عقد کی مجلس ہی میں دونوں طرف سے قبضہ ہو جائے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے... برابر برابر، دست بدست (نقد بنقد) ہو؛ اور جب یہ اقسام مختلف ہو جائیں تو جیسے چاہو بیچو بشرطیکہ دست بدست ہو» (صحیح مسلم: ۱۵۸۷)۔ لہٰذا کرنسی کے تبادلے میں تاخیر یا قبضے کا نہ ہونا اسے ربا النسیئہ میں داخل کر دیتا ہے۔

۲۔ مروجہ آن لائن فاریکس کی خرابیاں:

(الف) لیوریج/مارجن — سودی قرض کی شرط: اس نظام میں بروکر گاہک کو اس کی جمع شدہ رقم سے کئی گنا بڑی رقم "قرض" دیتا ہے، مگر شرط یہ رکھتا ہے کہ تجارت اسی بروکر کے ذریعے ہو گی اور پوزیشن رات بھر کھلی رہنے پر "سویپ" (Rollover) کے نام سے فیس وصول کرتا ہے۔ یہ فیس قرض پر صریح

زیادتی ہے، یعنی سود — جس کی حرمت قطعی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (سورۃ البقرہ:۲۷۸)۔ اور بروکر کا قرض کو اپنی ہی سمسری سے مشروط کرنا بھی وہی صورت ہے جسے اہلِ علم نے "نفع کھینچنے والا قرض" قرار دیا ہے۔

(ب) قبضے کا فقدان اور غیر مملوک چیز کی بیع: ان پلیٹ فارموں پر حقیقی کرنسی نہ خریدار کے قبضے میں آتی ہے نہ اسے اس پر شرعی تصرف حاصل ہوتا ہے؛ بس کھاتے میں اعداد بدلتے ہیں اور قیمت کے فرق کا حساب ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: «جو چیز تمہارے پاس (قبضے میں) نہیں اسے مت بیچو» (سنن ابی داؤد: ۳۵۰۳)۔ مزید یہ کہ فرق پر مبنی یہ کھیل اپنی حقیقت میں قمار سے مشابہ ہے، کیونکہ فریقین بغیر حقیقی تبادلے کے ایک دوسرے کے مال پر شرط لگاتے ہیں۔

(ج) فیوچرز اور آپشنز: فیوچرز میں دونوں عوض مؤجل ہوتے ہیں، قیمت کا اتار چڑھاؤ ہی اصل معاملہ بن جاتا ہے، اور اس میں شدید غرر پایا جاتا ہے — حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعِ غرر سے منع فرمایا ہے (صحیح مسلم: ۱۵۱۳)۔ اسلامی فقہ اکیڈمی (جدہ) نے فیصلہ نمبر ۶۳ میں آپشنز اور مستقبلیات (فیوچرز) کے مروجہ عقود کو ناجائز قرار دیا ہے، کیونکہ ان کا موضوع نہ مال ہے نہ منفعت اور نہ کوئی قابلِ معاوضہ مالی حق۔

۳۔ اہلِ علم کا فیصلہ:

رابطۂ عالمِ اسلامی کی اسلامی فقہ کونسل نے اپنے اٹھارویں اجلاس (مکہ مکرمہ، ۱۴۲۷ھ / ۲۰۰۶ء) میں ہامش (مارجن) کی تجارت کا جائزہ لے کر اسے ناجائز قرار دیا ہے؛ وجوہات میں صریح سود (رات بھر کی فیسیں)، قرض و سمسری کا اجتماع، اور اکثر صورتوں میں شرعی قبضے کا نہ ہونا شامل ہیں۔ لہٰذا **مروجہ فاریکس پلیٹ فارموں پر لیوریج کے ساتھ تجارت کرنا ناجائز نہیں**، اور اس سے حاصل شدہ آمدنی حلال کمائی نہیں۔ ہاں، اگر کوئی لین دین حقیقی اور شرعاً معتبر قبضے کے ساتھ، بغیر لیوریج، بغیر سویپ فیس اور بغیر مؤجل تصفیے کے خالص نقد صورت میں ہو تو وہ اصلِ بیعِ صرف کے باب میں آتا ہے — لیکن ریٹیل فاریکس پلیٹ فارموں کی عام صورت اس سے خارج ہے، اس لیے اجتناب ہی لازم ہے۔

مقاصدی تنبیہ: حفظِ مال شریعت کے بنیادی مقاصد میں سے ہے، اور لیوریج اسی مال کو اس کے اصل حجم سے کئی گنا بڑے خطرے میں ڈال دیتی ہے؛ عملی تجربہ یہی ہے کہ اس بازار میں داخل ہونے والے بیشتر چھوٹے سرمایہ کار اپنا سرمایہ کھو بیٹھتے ہیں۔ جس تجارت کا عام انجام مال کی تباہی اور دوسروں کے مال کو باطل طریقے سے کھانا ہو، اس سے بچنا ہی مقصدِ شریعت کے عین مطابق ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب



دستخط: ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

ای میل: luqmanabutayyab786@gmail.com | واٹس ایپ: 0323-9821512